Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمْ

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِاللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰے اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۹۵ھ ۱۹ تبوک ۱۳۵۴ہش ۱۹ ستمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۱۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ رتبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال طبّی مشورہ اور علاج کی غرض سے لندن میں قیام فرما ہیں۔ گذشتہ چند دنوں سے حضور کی طبیعت کمزوری، ضعف اور دل کی دھڑکن کی وجہ سے ناساز ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت مختلف ٹیسٹ ہو رہے ہیں اور علاج جاری ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ الشافی حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے اور حضور بخیر و عافیت اِس سفر سے واپس تشریف لائیں۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال دائیں ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے علیل ہیں اور بغرض علاج لاہور تشریف رکھتی ہیں۔ آپ کے فرزندِ اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب بھی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اِن دنوں آپ کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں فرمائیں۔

مبلغِ گیمبیا مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب گردوں میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور علاج کی غرض سے لندن آئے ہوئے ہیں۔ طبّی معائنہ اور ٹیسٹوں کے سلسلہ میں کچھ دن ہسپتال میں بھی داخل رہے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حافظ صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (مسعود احمد خان دہلوی ازلندن)

ہماری دِلی تڑپ کیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا:۔

"یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوّتِ قدسیہ کے نتیجہ میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے زمانہ میں ایک ایسی جماعت بنا دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جس کے دل میں یہ تڑپ ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو نوعِ انسان کے دل خدا اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لئے جائیں۔"

اے مخلصینِ جماعتِ احمدیہ! اِس مقصد کے حصول کے لئے مالی قربانیوں کو جاری رکھئے اِس سال کے آخر تک صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں آپ کے کُل وعدہ کا کم از کم ۲/۱۵ ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خُدا کی محبّت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جاوے

اپنے آپ کو ایسا بناؤ کہ تمہیں خدا کی محبّت کے مقابل پر کسی چیز کی پرواہ نہ ہو

"مکاشفات اور الہامات کے ابواب کے کھلنے کے واسطے جلدی نہ کرنی چاہیئے۔ تمام عمر بھی کشوف اور الہامات نہ ہوں تو گھبرانا نہ چاہیئے۔ اگر یہ معلوم کر لو کہ تم میں ایک عاشقِ صادق کی سی محبّت ہے جس طرح وہ اس کے ہجر میں اس کے فراق میں بھوکا مرتا ہے، پیاس سہتا ہے، نہ کھانے کا ہوش ہے نہ پانی کی پرواہ، نہ اپنے تن بدن کی کچھ خبر، اسی طرح تم خدا کی محبّت میں ایسے محو ہو جاؤ کہ تمہارا وجود ہی درمیان سے گم ہو جاوے۔ پھر اگر ایسے تعلق میں انسان مر بھی جاوے تو بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ ہمیں تو ذاتی محبّت سے کام ہے نہ کشوف سے غرض نہ الہام کی پرواہ۔ دیکھو ایک شرابی شراب کے جام کے جام پیتا ہے اور لذّت اُٹھاتا ہے اسی طرح تم اس کی ذاتی محبّت کے جام بھر بھر کر پیو۔ جس طرح وہ دریا نوش ہوتا ہے اسی طرح تم بھی کبھی سیر نہ ہونے والے بنو۔ جب تک انسان اِس امر کو محسوس نہ کر لے کہ مَیں محبّت کے ایسے درجہ کو پہنچ گیا ہوں کہ اَب عاشق کہلا سکتا ہوں تب تک پیچھے ہرگز نہ ہٹے قدم آگے ہی آگے رکھتا جاوے اور اس جام کو مُنہ سے نہ ہٹائے۔ اپنے آپ کو اس کے لئے بے قرار و شیدا و مُضطرب بنا لو۔ اور اگر اس درجہ تک نہیں پہنچے تو کوڑی کام کے نہیں۔ ایسی محبّت ہو کہ خُدا کی محبّت کے مقابل پر کسی چیز کی پرواہ نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۱۷۲)

پبلشر :۔ مسعود احمد ۞ پرنٹر :۔ سید عبدالحی ۞ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۞ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۞

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۰ بابت ۲۶ تا ۲۸ اگست ۱۹۷۵ء

قسط دوم

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

حضور احبابِ انگلستان کی پاک استعدادوں کی نشوونما اور تربیتِ باطنی میں دن رات کوشاں ہیں

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتوں نیز اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی نصائح اور دعاؤں سے نوازنے کا سلسلہ برابر جاری ہے

(الفضل کے نامہ نگارِ خصوصی کے قلم سے)

۲۷ اگست ۱۹۷۵ء بروز بدھ

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ۹ بجے صبح حضور محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر صاحب ایم، آر، سی، پی کی معیت میں لندن کلینک تشریف لے گئے۔ جہاں لندن کے بعض ماہر ڈاکٹروں نے حضور کا طبی معائنہ کیا اور ٹسٹ وغیرہ لئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پونے بارہ بجے دوپہر لندن کلینک سے مشن ہاؤس واپس تشریف لائے۔ کلینک میں ڈاکٹروں نے حضور کے گردوں کا ایکسرے شریان میں دواء کا انجیکشن I.V.P کر کے کیا۔ ٹیکہ کی وجہ سے حضور کو پیٹ اور انتڑیوں میں شدید تکلیف شروع ہوگئی۔ کچھ دیر بعد یہ تکلیف تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوگئی لیکن دواء کے اثر کی وجہ سے عام طبیعت دو دن تک خراب رہی اور ضعف کی شکایت بھی رہی۔

پانچ بجے شام محترم ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر صاحب برطانیہ کے مشہور ہومیوپیتھ ڈاکٹر فوبسٹر (Dr - Faubister) کو اپنے ہمراہ مشن ہاؤس لائے۔ ڈاکٹر فوبسٹر ہومیوپیتھک کالج کے ریٹائرڈ کنسلٹنٹ ہیں۔ انہوں نے حضور کا معائنہ فرمایا اور کچھ ادویہ تجویز کیں جو شروع کر دی گئی ہیں۔

طبیعت کی ناسازی کے باوجود حضور رات کو ½۹ بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما ہوئے اور ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرمانے کے علاوہ انہیں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔

۲۸ اگست ۱۹۷۵ء بروز جمعرات

ہر چند کہ قارورہ میں انفکشن اور بلڈ شوگر کی تکلیف اور ضعف کی شکایت کی وجہ سے حضور کی طبیعت ناساز تھی تاہم حضور نے دس بجے صبح دفتر میں تشریف لا کر مسلسل ایک بجے تک کام کیا۔ اس دوران میں حضور نے آمدہ ڈاک ملاحظہ فرمانے اور ان پر ہدایات رقم فرمانے کے علاوہ بعض خطوط کے جواب املاء کرائے۔ نیز بعض احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔

ڈاکٹری مشورہ کے مطابق پانچ بجے شام حضور سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے حضور نے قریباً ایک گھنٹہ دی رائل ہارٹیکلچرل سوسائٹی کے باغ میں جو وِزلے گارڈن (WISLEY GARDEN) کے نام سے موسوم ہے چہل قدمی فرمائی۔ یہ باغ ووکنگ کے راستہ پر مشن ہاؤس سے سترہ میل دور واقع ہے۔ باغ نہایت خوبصورت ہے اور اسے اس انداز سے لگایا گیا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے باغات کا ایک مجموعہ نظر آتا ہے۔ جس حصۂ باغ میں چلے جاؤ وہ اپنی ذات میں ایک مکمل باغ نظر آتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس کا باقی باغ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہم ایک نئے باغ میں آ گئے ہیں۔ ہر حصۂ باغ اپنی خوبصورتی اور لطافت میں منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ یہ باغ تعلیمی نقطۂ نگاہ سے لگایا گیا ہے۔ اس میں ہارٹیکلچر کے طلباء اور علم نباتات کے محقق بکثرت آتے ہیں۔ ان کے لئے علیحدہ اوقات مقرر ہیں۔ ماہرین انہیں باغ کی سیر کراتے ہیں اور ایک ایک پھول اور پودے کے متعلق تفصیلی معلومات بہم پہنچا کر انہیں ان کی غور و پرداخت کے طریقوں سے آگاہ کرتے ہیں۔ اسی لئے ہر شخص اس باغ میں نہیں جا سکتا بلکہ اسے داخلہ کا ٹکٹ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ حضور نے باغ دیکھنے کے بعد فرمایا۔ اس باغ کو اُس طرز پر لگایا گیا ہے جس طرز پر سپین میں مسلمان بادشاہوں نے باغ لگوائے تھے کیونکہ اس کا نقشہ ان باغوں سے بہت ملتا ہے۔

باغ سے ملحق ایک بہت بڑا سٹال ہے جس میں باغ میں لگے ہوئے ہر پودے سے متعلق لٹریچر اور چارٹ وغیرہ فروخت کئے جاتے ہیں۔ نیز باغ سے حاصل ہونے والا شہد بھی فروخت ہوتا ہے۔ حضور اُس سٹال میں بھی تشریف لے گئے۔ حضور نے وہاں سے کچھ شہد بھی خرید فرمایا۔ حضور نے جب شہد کی اقسام اور مکھیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور وہاں کے منتظمین نے اس کا صحیح جواب نہ دیا تو حضور نے از خود اس پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے حضور کی گفتگو کو بہت توجہ اور دلچسپی سے سُنا اور ایک نے بے ساختہ کہا۔ "Really you know better than us" حقیقت یہ ہے کہ آپ شہد کے بارہ میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔

حضور مغرب سے پہلے مشن ہاؤس واپس تشریف لے آئے، واپس تشریف لانے کے تھوڑی دیر بعد حضور نے مسجد فضل لنڈن میں مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

حسب معمول حضور رات ½۹ بجے سے گیارہ بجے تک مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما رہ کر حاضر احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ ایک دوست نے کُتّا پالنے کے متعلق دریافت کیا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے، جیسا کہ فرمایا

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ط

(الجاثیہ آیت ۱۴)

اس میں اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کا استثناء نہیں فرمایا۔ انسان اگر کسی جانور سے جائز خدمت لے سکتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ضرور لینی چاہیئے۔ رکھوالی، حفاظت اور شکار وغیرہ کے لئے اگر کوئی کُتّا پالتا ہے تو اس کا یہ فعل ہرگز قابلِ اعتراض نہیں ہو سکتا، البتہ کُتّے سے انسانوں کی طرح پیار کرنا، اُسے گود میں اٹھانا یا ہر وقت ساتھ لئے پھرنا ایک لغو فعل ہے اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ جسے اللہ تعالیٰ نے خادم بنایا ہے اسے مخدوم کا درجہ دینا ھرگز جائز نہیں ہو سکتا۔ اس ضمن میں حضور نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ کُتّے میں وفاداری کا مادہ پایا جاتا ہے۔ وہ ہر صورت اور ہر حال میں اپنے مالک کا وفادار رہتا ہے۔ اس کی وفاداری کا یہ عالم ہے کہ وہ جان قربان کر دیتا ہے لیکن اپنی وفاداری پر حرف نہیں آنے دیتا۔ برخلاف اس کے آجکل کا انسان الّا ماشاء اللہ اس وصف سے عاری ہو چکا ہے۔ اُس نے اپنے مالکِ حقیقی کو بھلا دیا ہے اور صریحاً بے وفائی پر اُتر آیا ہوا ہے۔ کُتّوں کو سر آنکھوں پر بٹھانے والوں کو ان کی سرشت میں پائی جانے والی اس خوبی سے کہ ان میں وفاداری کا مادّہ پایا جاتا ہے۔ سبق سیکھنا چاہیئے اور اپنے مالکِ حقیقی کے ساتھ بے وفائی سے باز آ کر اُس کے ساتھ حقیقی اور دائمی وفاداری کا تعلق استوار کرنا چاہیئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گزشتہ تین دنوں میں قارورہ میں انفیکشن اور بلڈ شوگر کی تکلیف کی وجہ سے ناساز رہی نیز استعمال ہونے والی دواؤں کے اثر کے باعث ضعف کی شکایت بھی رہی۔ حضور جملہ احبابِ جماعت کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہتے ہیں اور ہر آن دعاؤں میں مصروف ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ ان کی مشکلات دور فرمائے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھولے۔ آمین

احبابِ جماعت بھی درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور حضور مکمل طور پر صحت یاب ہو کر مع اہلِ قافلہ مرکز سلسلہ میں جلد اپنے خدام کے درمیان واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت انبیاء علیہم السلام ۔ از روئے قرآن مجید

مکرم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

(۲)

مقصد بعثت میں کامیابی کا معیار صداقت ایسا عظیم الشان ہے کہ کوئی جھوٹا مدعی نبوت اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس معیار صداقت کو قرآن کریم میں بیان کیا ہے فرماتا ہے:-

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ

(یونس ع ۷ و نحل ع ۱۱)

اے رسول! تو کہدے کہ جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوتے۔

ایک اور جگہ اس معیار صداقت کا حضرت موسےٰ علیہ السلام کی زبان سے یوں ذکر کیا کہ

لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى

(طٰہٰ ۶۲)

اے لوگو! تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو عذاب کے ذریعہ سے پیس ڈالے اور جو کوئی خدا پر افتراء کرتا ہے وہ ناکام ہو جاتا ہے۔

سورۃ الحاقہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے یہ دعوے پیش فرمایا ہے کہ قرآن ایک معزز رسول کا کلام ہے یہ نہ کسی شاعر کا کلام ہے اور نہ کسی پادری پنڈت کی باتیں۔ یہ رب العلمین کی طرف سے اتارا گیا ہے وہاں اس کی دلیل کے طور پر بیان فرمایا ہے کہ

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ

(آیت ۴۵ تا ۴۸)

اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا خواہ ایک ہی ہوتا تو ہم یقیناً اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی رگ گردن کاٹ دیتے سو اس صورت میں تم میں سے کوئی بھی نہ ہوتا جو اسے خدا کے عذاب سے بچا سکتا۔

ان آیات کی رو سے کوئی مفتری اور جھوٹا مدعی نبوت خدا تعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور نہ وہ اپنے مقصد بعثت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس کی لائی ہوئی تعلیم دنیا میں پھیلتی نہیں۔ پس اگر کوئی مدعی نبوت خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جاتا ہے اور نہ صرف بچ جاتا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید اسکے شامل حال رہتی ہے اور پھر دشمنوں کی انتہائی مخالفت کے باوجود اس کی لائی ہوئی تعلیم دنیا میں پھیل جاتی ہے تو یہ اس کی سچائی اور اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا زبردست ثبوت ہے۔

۵۔ مخالفین کی ناکامی

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ اس کے مرسلین اور مامورین کے مخالف اور مقابلہ کرنے والے ناکام ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو۔ دنیا میں ہمارے پیاروں اور عزیزوں کو کوئی تکلیف دے تو ہم اس کا مقابلہ کرتے ہیں اسے سزا دیتے ہیں اگر کوئی ان کے رستہ میں روک پیدا کرے تو اس روک کو دور کرتے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ جو ایک قادر و مقتدر ہستی ہے وہ اپنے پیاروں اور فرستادوں کو تکلیف دئے جانے پر غیرت کیوں نہ کھائے۔ انسانی عقل یہ چاہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا مقابلہ کرے جو اس کے پیاروں اور فرستادوں کا مقابلہ کرتے ہیں وہ انہیں ناکام نامراد کرے جو اس کے پیاروں کو ناکام کرنا چاہتے ہیں اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کی محبت اور اس کا تعلق مشتبہ ہو جاتے اور اس کے ماموروں کے دعوے جھوٹے ثابت ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے صداقت انبیاء کے ثبوت کے طور پر اس دلیل کو پیش فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۔

(انعام ۱۱ و ۱۲)

تجھ سے پہلے جو رسول گزرے ہیں۔ ان سے بھی ہنسی کی گئی تھی نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے جنہوں نے ہنسی کی تھی انہیں اسی عذاب نے آگھیرا جس سے وہ ہنسی کر رہے تھے تو انہیں کہدے۔ ذرا زمین میں پھرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا کرتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا۔

(عنکبوت ع ۴)

ہم نے ان میں سے ہر ایک کو اسی کے گناہ کی وجہ سے پکڑ لیا سو ان میں سے کوئی تو ایسا تھا کہ ہم نے اس پر پتھروں کا مینہ برسایا اور کوئی ایسا تھا کہ اسکو سخت عذاب نے پکڑ لیا۔ اور کوئی ایسا تھا کہ ہم نے اس کو ملک میں ذلیل کر دیا اور کوئی ایسا تھا کہ ہم نے اسے غرق کر دیا۔

قرآن کریم نے اس کی متعدد مثالیں بھی دی ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے دشمن طوفان نوح میں غرق ہوگئے (یونس ع ۸) حضرت لوط علیہ السلام کے دشمن پتھروں کی بارش کا شکار ہوئے۔ (الشعراء ع ۹) حضرت ہود علیہ السلام کو جھٹلانے والی قوم عاد ہلاکت سے دو چار ہوئی۔ (الشعراء ع ۷) حضرت صالح علیہ السلام کی دشمن قوم ثمود زلزلہ کے عذاب کا شکار ہوئی (الشعراء ع ۸) حضرت شعیب علیہ السلام کے دشمنوں کو گرجنے اور برسنے والے بادلوں اور زلزلہ کے عذاب نے پکڑ لیا (اعراف ع ۱۲۔ الشعراء ع ۱۰) فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر آیا نہ صرف وہ اپنے لشکر سمیت سمندر میں غرق کر دیا گیا (طٰہٰ ع ۴) بلکہ اس کے بدن کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھ کر عبرت کا نشان بنا دیا گیا (یونس ع ۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں آنے والے مسلمانوں کی تلواروں سے جنگ بدر میں صفحہ ہستی سے مٹا دئے گئے (انفال ع ۱) اور ان کی نسلیں منقطع ہو گئیں (کوثر ع ۱)

پس اگر کوئی شخص یہ دعوے کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرستادہ اور اس کا رسول ہوں تو اس کی صداقت کا یہ ثبوت ہوگا کہ اس کے مقابلہ میں آنے والے مخالفین ناکام و نامراد ہوں۔ اور وہ مدعی نبوت اپنے مقصد بعثت میں کامیاب و کامران ہو۔ اس کی تعلیم دنیا میں پھیلے اور اس کی صداقت پر مہر ثبت کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے روزے اور اُن کے فوائد

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل مربی سلسلہ احمدیہ)

اسلام میں عبادت کی بنیادی غرض یہ ہے کہ انسانی زندگی خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام کی تعمیل میں بسر ہو جس سے انسانی ضمیر کو اطمینان ہو سکے اس غرض کی تکمیل کے لئے اسلام نے ہر مسلمان کو مکمل لائحہ عمل دیا ہے۔ اس مبارک اور خوشکن مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض عبادات فرض کی ہیں۔ روزوں کی ایک ماہ کی عبادت بھی اسی مقصد کے لئے فرض کی گئی ہے۔

رمضان المبارک کے ایام میں فرزندان اسلام چاہے وہ دنیا کے کسی گوشہ میں ہوں روزوں کی عبادت اور روحانی ریاضت میں وقت گذارتے ہیں گو وہ الگ الگ ممالک اور شہروں میں رہتے ہیں لیکن رمضان میں ان کے عبادات ونظریات میں وحدت و یگانگت ہوتی ہے اس سے مسلمانوں کی وحدت ملی اور فکری کا نظام مکمل ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں روزہ کی فرضیت کے متعلق یہ نص وارد ہوئی ہے۔

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ
کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِکُمْ۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔

خدا تعالیٰ نے روزہ کے مقاصد قرآن مجید میں یوں بیان فرمائے ہیں:۔

۱۔ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ تاکہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اخلاقی اور اجتماعی کمزوریوں سے بچو

۲۔ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ۔
تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے مطابق اس کی عظمت بیان کرو۔

۳۔ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ
تاکہ تم شکر کرو۔

۱۔ تقویٰ کا حصول روزہ سے اس طرح ہوتا ہے کہ روزہ خالصۃً لوجہ اللہ رکھا جاتا ہے اور اس سے خشیۃ اللہ پیدا ہوتی ہے روزہ دار کو برے کاموں سے نفرت اور اچھے کاموں کی طرف رغبت اور میلان ہو جاتا ہے۔

۲۔ روزہ سے دوسری غرض خدا تعالیٰ کی بڑائی کا اعتراف ہے جس سے خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کا تصور بھی دل میں نہیں آتا۔

۳۔ تیسری غرض روزوں سے اظہار شکر ہے خدا تعالیٰ کا حقیقی شکر یہ ہے کہ انسان کے جملہ اعضاء رضاء ربانی کے مطابق کام کریں اور ان سے جائز کام لیا جائے رمضان کے روزوں کے ذریعہ عملی طور پر شکر کی ٹریننگ دی جاتی ہے ان تین مقاصد بالا کا باہمی اور گہرا ارتباط ہے

روزہ ہر سال ہم سے اسی قسم کے تقاضے کرتا ہے جس کا تعلق ہماری اجتماعی ٹریننگ سے ہے وقت مقررہ پر روزہ رکھنا ہوتا ہے اور وقت مقررہ پر ہی افطاری کرنی ہوتی ہے جب امیر اور فقیر روزہ رکھتے ہیں تو ان کی معاشرت میں ایک نوع کی یگانگت اور مساوات ہوتی ہے یہ فقراء اور پسماندہ طبقہ کے حقوق کی طرف توجہ دلانے کا عملی طریقہ ہے امراء کو بھوک کے احساس کا تجربہ روزوں کے ذریعہ کروایا جاتا ہے۔

پیاس اور بھوک کی وجہ سے انسانی حس تیز ہو جاتی ہے انسانی ضمیر اس عبادت اور فاقہ کی ریاضت کی صورت میں سوال کرتا ہے کہ میری قوم کے فقراء اور مساکین کا کیا حال ہوگا یتامیٰ اور بیوگان پر کیا گذرتی ہوگی۔ بلاشبہ روزہ ایک عملی تحریک ہے جو قوم میں یگانگت باہمی اخوت و محبت۔ اطاعت امیر اور فقیر کے تعلقات میں اعتدال۔ صلہ رحمی۔ عفت۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتی ہے اور سب سے بڑھ کر خشیۃ اللہ پیدا کرتی ہے۔

روزہ سے فخر و تکبر انانیت دھوکہ بازی بے حیائی اور بدکاری کا خاتمہ ہو جاتا ہے

مسلسل بھوک اور پیاس کی برداشت سے انسان استقامت اور جفاکشی کی صفات سے متصف ہو جاتا ہے اور ناجائز اسراف اور تکلفات سے بچ جاتا ہے تا کامیاب زندگی کے لئے یہ خوبیاں ضروری اور بنیادی ہیں۔ روزہ سے ایک اور فائدہ یہ ہے کہ کھانا ترک کرنے اور فاقہ کی برداشت سے انسان کی بہیمیت کا احساس کمزور ہو جاتا ہے عیاشی اور فحاشی اور دوسری ناجائز خواہشات دب جاتی ہیں ایسا شخص بدنظری اور بدعملی سے رک جاتا ہے اور خود اعتمادی کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

اسلامی معاشرہ میں روزہ بدیوں سے روکنے اور نیک اعمال کے بجالانے کے لئے محرک ہے کیونکہ روزہ محاسبہ نفس کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

الغرض روزہ اسلام کا وہ عظیم رکن ہے جس کی انفرادی حیثیت مسلّم ہے اور اس کے انفرادی اور اجتماعی نتائج بہت ہی خوشگوار اور مفید ثابت ہوئے ہیں۔ الغرض رمضان کے ایام تعمیر اخلاق، تطہیر نفس اور تزکیہ قلب کا پیغام لے کر آتے ہیں۔

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

سالانہ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر انصار اللہ کی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوتی ہے۔ شوریٰ کا ایجنڈا زیر ترتیب ہے اگر آپ اپنی مجلس کی طرف سے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھجوانا چاہتے ہیں تو براہ کرم معین الفاظ میں خوشخط لکھ کر اور اپنی مجلس عاملہ کی منظوری سے کر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ پیشتر تبوک / ستمبر مقرر ہے

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان ضروری برائے لجنات

جن لجنات نے ابھی تک چندہ اجتماع نہیں بھجوایا وہ ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے تمام ممبرات سے چندہ وصول کر کے جلد بھجوائیں۔

جس لجنہ سے اجتماع کا چندہ بجٹ کے مطابق جمع نہ ہو چکا ہوگا۔ اس لجنہ کو نمائندگی نہیں ملے گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ خالد ماہ ستمبر ۶۶ء

خالد ماہ ستمبر ۶۶ء مورخہ ۱۱ ستمبر کو حوالہ ڈاک کیا گیا ہے جن خریداران و ایجنٹ صاحبان کو ۲۰ ستمبر ۶۶ء تک نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوائیں۔

(مینیجر خالد ربوہ)

درخواستہائے دعا:۔ میرے بیٹے عزیزم ملک مبارک احمد صاحب ایم اے اپنے روزگار کے سلسلہ میں فکر مند ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی کو دور فرمائے

ملک محمود احمد۔ زعیم انصار اللہ نوشہرہ ککے زئیاں

۲۔ میرے خالو جان مکرم صدر الدین صاحب کھر کراچی گذشتہ ایک ماہ سے عارضہ بلڈ پریشر شدید بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (عبد اللطیف طاہر مربی سلسلہ)

خدام اپنے مرکزی سالانہ اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکات سے مستفید ہوں (معتمد)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

مسل نمبر ۲۲۲۰۲

میں حاجی عبدالغنی ولد محمد خان صاحب قوم اعوان پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن دوالمیال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان نیم پختہ مالیتی -/۶۰۰۰ روپے

۲۔ سرمایہ تجارت جو دوکان میں لگایا ہے -/۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰+۷۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن و تجارت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ حاجی عبدالغنی ولد محمد خان صاحب دوالمیال ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ عبدالرحمن وصیت نمبر [illegible] دوالمیال ضلع جہلم۔

گواہ شد۔ داؤد احمد وصیت نمبر ۱۹۱۶۸ ولد نور محمد صاحب دوالمیال ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۲۲۲۰۳

میں رفیع احمد ولد نواب دین صاحب۔ قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۴۵ جنوبی ضلع سرگودھا۔ حال سالٹ پانڈ گھانا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰ پونڈ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ رفیع احمد ولد نواب دین صاحب پوسٹ آفس بکس نمبر ۱۲ سالٹ پانڈ گھانا۔

گواہ شد۔ عبدالوہاب بن آدم امیر جماعت احمدیہ گھانا

گواہ شد۔ محمد یوسف ولد جے۔ ٹی یاسن مرحوم۔ گھانا۔

مسل نمبر ۲۲۲۰۴

میں عدروس سوطان اسماعیل ولد سوطان اسماعیل صاحب قوم انڈونیشین پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت نومبر ۱۹۵۷ء ساکن بنڈونگ انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد مبلغ -/۵۰,۰۰۰ روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۵,۰۰۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ عدروس سوطان اسماعیل جلان سوکاجدی ۱۶۱ بنڈونگ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ سید شاہ محمد ولد سید حبیب اللہ شاہ صاحب بنڈونگ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ آر۔ ایچ۔ ہادی ولد آر بود تیا بنڈونگ۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۲۲۰۵

میں البشریٰ زوجہ عدروس سوطان اسماعیل صاحب قوم انڈونیشین عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن بنڈونگ انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ گولڈ ۳۰ گرام

۲۔ زیور طلائی معہ تین عدد ڈائمنڈ ۵۰ گرام مالیتی ۵۰,۰۰۰,۱۴۰ روپے انڈونیشین۔

۳۔ سنگر مشین ایک عدد مالیتی -/۱۱,۰۰۰ روپے انڈونیشین۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت بچت گھر کا خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ البشریٰ زوجہ عدروس سوطان اسماعیل جلن سوکاجدی ۱۶۱ بنڈونگ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ عدروس سوطان اسماعیل خاوند موصیہ۔ بنڈونگ۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ سید شاہ محمد ولد سید حبیب اللہ شاہ۔ بنڈونگ۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۲۲۰۶

میں امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری محمد اشرف صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کویت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقد روپیہ پاکستان میں -/۲۰۰۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے

۳۔ زیور طلائی وزنی ۱۹ تولے ۴ ماشے، ایک ہار موتیوں کا۔ ایک انگوٹھی پلاٹینم کی وزنی ۴ ماشے

مالیتی -/۳۵۴ دینار کویتی۔

۴۔ گھڑی طلائی مالیتی -/۴۲ دینار کویتی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحفیظ زوجہ چوہدری محمد اشرف صاحب پوسٹ بکس نمبر ۳۹۸۴ کویت۔

گواہ شد۔ چوہدری محمد اشرف (خاوند موصیہ) کویت۔

گواہ شد۔ طارق محمود وصیت نمبر ۱۶۵۸۵ پوسٹ بکس نمبر ۳۹۸۴ کویت۔

مسل نمبر ۲۲۲۰۷

میں امۃ الحمید زوجہ مسعود احمد صاحب ہاشمی قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کویت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ پاکستان میں ہے -/۴۰۰۰ روپے

۲۔ نقد روپے جو پاکستان میں ہیں -/۸۰۰۰ روپے

۳۔ زیور طلائی ۴۳ تولے ۲ ماشے مالیتی -/۵۲۴ دینار کویتی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحمید صدیقی زوجہ مسعود احمد ہاشمی صاحب پوسٹ بکس نمبر ۱۹۱۵ کویت۔

گواہ شد۔ مسعود احمد ہاشمی خاوند موصیہ۔ وصیت نمبر ۶۶۵۶ کویت۔

گواہ شد۔ ناصر احمد ہاشمی۔ الیکٹریکل ڈسٹری بیوشن۔ احمدی نمبر ۹۷ کے۔او۔سی۔ کویت۔

مسل نمبر ۲۲۲۰۸

میں مبارک احمد باجوہ ولد چوہدری اسد اللہ خان صاحب قوم جٹ باجوہ۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن کویت۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۸۰ دینار ۵۰۰ فلس کویتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ مبارک احمد باجوہ۔ چونڈہ ضلع سیالکوٹ حال پوسٹ بکس نمبر ۱۹۱۵ کویت۔

گواہ شد۔ مسعود احمد ہاشمی وصیت نمبر ۶۶۵۶ کویت۔

گواہ شد۔ عبدالمالک ولد میاں محمد امیر صاحب۔ وصیت نمبر ۱۷۱۵۴ کویت۔

(باقی)

تمام ناظمین و زعماء کرام سے گزارش ہے کہ وہ مجلس انصاراللہ کا چندہ ہر ماہ باقاعدگی سے وصول فرمائیں۔ (قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

سیرالیون میں ایک اور سیکنڈری سکول کی عمارت کا افتتاح اور سائنس بلاک کے سنگ بنیاد کی تقریب

اعلیٰ سرکاری حکام اور قبائلی سرداروں کی شرکت

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۶ جولائی کو سیرالیون کے ایک مقام مسنگبی میں نصرت جہاں سیکنڈری سکول کی عمارت کا جو پانچ کمروں پر مشتمل ہے افتتاح ہوا۔ اس عمارت کا سنگِ بنیاد ۸ ستمبر ۱۹۷۴ء کو آنریبل الحاج اے۔بی۔ایس۔جانے وزیر سماجی بہبود نے رکھا تھا۔ اس پہلے بلاک کا رقبہ ۱۲۵×۳۰ ہے اور نہایت موزوں جگہ پر ایک بڑی اہم شاہراہ پر واقع ہے۔ ہماری مہدی مسجد بھی قریب ہی تعمیر ہو رہی ہے۔ وہ بھی مکمل ہونے والی ہے۔ اس سڑک کی دوسری جانب سکول کے بالمقابل ہمارا ہسپتال ہے۔

افتتاح کے روز عمارت کو سیرالیون کے جھنڈوں اور استقبالیہ عربی اور انگلش کے بینرز سے سجایا گیا۔

تقریب میں تشریف لانے والے مہمانانِ کرام دُور دراز علاقوں سے آئے۔ ان میں ہمارے محترم امیر صاحب، نیشنل پریذیڈنٹ چیف N.K. Gamanga جنرل سیکرٹری الحاج بونگے۔ عوامی جمہوریہ گھانا کی چارج۔ڈی۔آفیرز۔ وزارت تعلیم کے نمائندہ انسپکٹر آف سکولز، گورنمنٹ کے دوسرے محکمہ جات کے افسران جن میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر بھی شامل ہیں۔ نیز احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن، بو اور بوآجے بو کے پرنسپل اور اساتذہ کرام نے بھی شرکت کی۔ علاقہ کے سیکنڈری اور پرائمری سکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

علاقے کے پیراماؤنٹ چیفوں اور قبائلی سرداروں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ جو اپنے روایتی انداز میں آئے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہماری تقریب بہت بارونق تھی اور بہت سے لوگوں کو جماعت احمدیہ کی خدمات سے آگاہ ہونے کا موقع ملا۔ کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترم امیر صاحب تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔

سب سے پہلے آنریبل جے۔اے۔کانٹے (T.A. Conteh) ڈپٹی منسٹر آف ایجوکیشن نے جو ہمارے سکول کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین بھی ہیں حاضرین اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے سکول کی تعمیر اور ترقی سے متعارف کرواتے ہوئے احمدیہ مشن سیرالیون کی نہایت اچھے انداز میں تعریف کی کہ جماعت احمدیہ نے ان کی درخواست پر علاقہ کی ضروریات کے پیشِ نظر یہاں پر سکول کھولا، عمارت تعمیر کی اور تربیت یافتہ اساتذہ مہیا کئے۔

اس کے بعد خاکسار نے سکول کی رپورٹ پیش کی۔ سب سے پہلے میں نے مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا کہ وہ سب بڑی تکلیف اٹھا کر اِس تقریب میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے۔ پھر میں نے پیراماؤنٹ چیف Bai Kurr II اور آنریبل جے۔اے۔کانٹے اور علاقہ کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہماری ہر موقعہ اور ہر مرحلہ پر مدد کی ہے۔ حاضرین کو اپنی مساعی سے متعارف کرواتے ہوئے بتایا گیا کہ ہمارے سکول میں بچوں کے لئے دینی تعلیم کا پورا انتظام ہے۔ طلباء کی دینی، جسمانی، علمی اور روحانی ترقی کے لئے خدام الاحمدیہ اور دیگر کوششوں کا ذکر کیا۔ نیز سکول میں زراعت کی جو تعلیم عملی طور پر دی جا رہی ہے اس سے متعارف کرایا اور آئندہ کا لائحہ عمل پیش کرتے ہوئے سائنس کی تجربہ گاہیں بنانے کا ذکر کیا جن کا سنگِ بنیاد بھی اس تقریب کا حصہ تھا۔ آخر میں وزارتِ تعلیم کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمارے سکول کو منظور فرمایا اور ساتھ Partil Assistance عطا فرمائی۔

ہمارے جنرل سیکرٹری محترم الحاج کے۔بونگے (Alhaji K-Bonga) نے سیرالیون میں احمدیہ مشن کے پراجیکٹ اور منصوبوں کا تفصیلی ذکر کیا۔ پیراماؤنٹ چیف اور عوام کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

ان کے بعد محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور عمدہ طریق سے اسلام کا پیغام مساوات اور احمدیت کا ان ممالک میں خدمت خلق کرنے کا مقصد بیان فرمایا اور مشن کے آئندہ کے پروگرام سے آگاہ کیا جس میں مزید سکول اور ہسپتال کھولنے کا ذکر کیا۔

انسپکٹر آف سکولز مسٹر بی۔اے میگولیا نے جماعت احمدیہ کی نہ صرف تعلیمی بلکہ طبی خدمات کو بہت سراہا۔ انہوں نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دن وہ Kaillon District جو کہ مشرقی صوبہ میں ایک دُور دراز علاقہ ہے سرکاری دورہ پر جا رہے تھے کہ ان کو راستہ میں تیز بخار آگیا راستہ میں احمدیہ مسلم کلینک کا بورڈ پڑھا یہ جورو (Joru) چھوٹی سی دُور دراز جگہ تھی۔ خدا کا شکر ادا کیا اور ڈاکٹر کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے میرا علاج کیا اور ساتھ ہی گرم چائے پلائی یوں آدھے گھنٹے بعد آگے سفر پر چل پڑا۔ انہوں نے فرمایا کہ احمدیہ مشن نے سیرالیون میں سکول اور ہسپتال کھول کر ہم پر احسان کیا ہے۔ آج تک اس واقعہ کی وجہ سے میرے دل میں احمدیہ مشن کے لئے تشکر کے جذبات ہیں۔ انہوں نے ہمارے سکولوں کے انتظام اور تربیت کی بھی تعریف کی۔

مقامی پیراماؤنٹ چیف Bai Kurr II نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم بہت عرصے اس علاقہ میں سیکنڈری سکول کی شدید ضرورت محسوس کر رہے تھے۔ ہم احمدیہ مسلم مشن کے ممنون ہیں کہ جنہوں نے ہماری اہم ضرورت کو پورا کر کے ہماری مدد کی ہے۔

اجلاس کی کارروائی کے اختتام پر ہمارے نیشنل پیراماؤنٹ چیف این۔کے۔گمانگا صاحب نے مہمانوں اور حاضرین کرام کا شکریہ ادا کیا اور مقامی پیراماؤنٹ چیف کو احمدیہ مشن کی طرف سے خیرسگالی کے طور پر پاکستانی خوبصورت چھڑی (Stick) پیش کی اور حاضرین نے نہایت جوش کے ساتھ روایتی انداز میں نعرے لگا کر خوشی کا اظہار کیا۔

اسکے بعد مہمانوں کا قافلہ سکول کی نئی عمارت کی جانب روانہ ہوا۔ سکول کے طلباء نے سیرالیون کے جھنڈے لہرا کر پُرجوش استقبال کیا۔

پیراماؤنٹ چیف Bai Kurr II، پیراماؤنٹ چیف آف ٹوٹاٹوکو جو احمدی ہیں اور پیراماؤنٹ چیف این۔کے۔گمانگا نے مل کر سائنس بلاک کا سنگِ بنیاد رکھا۔ سائنس بلاک تین لیبارٹریز فزکس، کیمسٹری، بیالوجی اور زراعت پر مشتمل ہے۔ اسکے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ پھر مہمانوں کا گروہ سکول کی خوبصورت عمارت کی طرف روانہ ہوا۔ محترم آنریبل جے۔اے۔کانٹے نے اس بلاک کا افتتاح کیا۔ مہمانوں نے عمارت کا معائنہ فرمایا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ آخر میں ٹھنڈے مشروب کے ساتھ مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول کے پہلے بلاک کا افتتاح ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح کی تقریب

میرے چھوٹے بھائی شاہد محمود صاحب ابن محترم چوہدری نور الدین صاحب جہانگیر مرحوم آف ساہی وال کا نکاح ۳۰ اگست کو بمقام ساہی وال ہمراہ عزیزہ مکرمہ رشدا المنان دختر محترم ملک صدیق احمد صاحب مرحوم آف دیپال پور بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر ہوا۔ نکاح محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے پڑھا جس میں احبابِ جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

(منیر مسعود خان قائد مجلس خدام الاحمدیہ ساہی وال شہر)

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیزم زبیر احمد (عمر ۱۷ سال) جس کے دماغ کا اپریشن گزشتہ سال ماہ مارچ میں ہوا تھا ابھی تک مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوا۔ اسکی قوتِ گویائی اور حافظہ بحال ہو چکی ہے۔ دائیں ٹانگ کا فالج بھی دُور ہو چکا ہے مگر ابھی دائیں بازو اور دائیں ہاتھ سے معذور ہے۔ احبابِ جماعت سے ماہِ رمضان کے مبارک ایام میں عزیز کی مکمل صحت یابی کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

(ریٹائرڈ) لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید
۱۲ سرور روڈ۔ لاہور چھاؤنی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴